کتب خانوں کی ابتداء

مولانا عبداللہ کاپودروی

رئیس جامعہ دارالعلوم فلاح دارین گجرات (انڈیا)

ہمارے لئے اس بات کا تعین مشکل ہے کہ قدیم زمانے میں سب سے پہلے کس نے کتب خانہ قائم کیا اسی طرح یہ بھی کہنا دشوار ہے کہ سب سے پہلے کس شہر یا ملک میں کتب خانے کی بنیاد پڑی۔ البتہ جدید تحقیقات اور مختلف علاقوں میں آثار قدیمہ کی کھدائی سے پتہ چلتا ہے کہ عراق میں دجلہ وفرات کے درمیانی علاقہ میں کتب خانوں کے موجود ہونے کے آثار پائے گئے ہیں اور یہ .... عیسوی سے قبل کی بات ہے، چنانچہ نینوی، بابل اور تل العمارۃ نامی بستیوں کے کھنڈرات میں اس کے آثار پائے گئے ہیں اور ایک امریکی تحقیقی جماعت نے وادی فرات میں پتہ لگایا ہے کہ وہاں تقریباً تیس ہزار پختہ اینٹیں ملی ہیں جس پر خط مسماری میں انتظامی، فنی اور ادبی چیزیں لکھی ہوئی ہیں، اس طرح وادی نیل میں بھی بعض کتب خانوں کے آثار پائے گئے ہیں جس میں سے قدیم اسمیند باس کا کتب خانہ ہیں، نیز حوت، خوضر، خضرع کے مکتبات بھی قدیم ترین کتب خانے میں شمار کئے جاتے ہیں، جہاں تک عربوں کا تعلق ہے انہوں نے اپنے بعض وقائع اور فکری آثار پتھروں پر نقش کر کے محفوظ کئے ہیں، اور اس بات کے کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں کہ اسلام میں کتب خانوں کا نظام مسجدوں کے ساتھ ساتھ شروع ہوا تھا مسجدیں صرف عبادات کی جگہیں نہیں تھیں بلکہ اجتماعی اور سیاسی کاموں کے مراکز اور علمی درسگاہیں بھی ہوتی تھیں مسلمان بچے قرآن مجید، اس کی تفسیر، حدیث شریف، عربی زبان وغیرہ علوم مسجد کے علمی حلقوں میں بیٹھ کر حاصل کرتے تھے، قرن اولیٰ میں کوئی مسجد قرآن مجید، تفسیری کتب، کتب حدیث سے خالی نہیں ہوتی تھی۔

ہم اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اسلام میں سب سے پہلا کتب خانہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حجرہ مبارکہ تھا، اس لئے کہ جو وحی نازل ہوتی تھی کاتبین وحی لکھ کر اس کو وہاں رکھتے تھے پھر حجرہ مبارکہ سے یہ صحیفے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس منتقل کئے گئے اور انہوں نے حضرت زید بن ثابتؓ کے تعاون سے اس کو جمع فرمایا خود حضرت زیدؓ کاتبین وحی میں بلند مقام رکھتے تھے خلیفۂ اول کے بعد یہ صحیفے خلیفۂ ثانی حضرت عمرؓ کے پاس محفوظ رہے اور ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے کمرے میں محفوظ رہے، حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں ان سے عاریۃً لے کر مختلف نسخے تیار کروائے اور اسلامی علاقوں میں پھیلا دیئے۔

اس کے علاوہ بہت سے صحابہؓ کے پاس ذاتی کتابیں تھیں، مثلاً حضرت سعد ابن عبادہؓ (۱۵ھ) کے پاس کتابیں

تھیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں لکھی ہوئی تھیں، حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے پاس ان کا مشہور قرآن اور دیگر صحیفے تھے، حضرت اسماء بنت عمیسؓ (۳۵ھ) کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کا مختصر مجموعہ تھا، حضرت علی بن ابی طالبؓ کا صحیفہ تو مشہور ہے جس میں دیت اور اسنان ابل درج تھے، نیز سیدنا ابوھریرۃؓ کے پاس حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بہت سے مجموعے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اپنی کتابیں اور صحیفے ایک صندوق میں رکھتے تھے حضرت ابن عباسؓ کی کتابیں اونٹ پر لادی جائے، اتنی مقدار میں تھیں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھی کتابیں موجود تھیں، حضرت عروہ بن الزبیرؒ کی کتابیں حرہ کے دن جل گئیں تو انہوں نے فرمایا کہ وددت لو ان عندی کتبی باھلی ومالی میرے مال اور میری اولاد کے بدلہ میری کتابیں باقی رہتیں تو مجھے زیادہ پسند تھا، ابوقلابہ عبداللہ بن زبیر الجرمی (۱۰۴ھ) جو کبار تابعین میں سے ہیں انہوں نے اپنی کتابیں ایوب سختیانی (۶۸......۱۳۱ھ) کو ہبہ کرنے کی وصیت کی تھی یہ کتابیں ان کے پاس اونٹ پر لاد کر لائی گئیں۔

حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پاس کتابیں ہیں جن کی ہم بہت حفاظت کرتے ہیں۔ إن لنا کتاباً نتعاھدھا، تاریخ کی کتابوں میں اس طرح کی بہت سی تفصیلات ہیں ہم نے چند باتیں اس لئے نقل کردیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ مسلمان ابتداء سے علم اور کتابوں کا اہتمام کرتے تھے اس میں چاہے افراد ہوں یا حکومت کے ذمہ دار۔ پھر دوسری صدی کے اخیر میں عمومی کتب خانے کثرت سے قائم ہونے لگے، خلفاء، امراء اور ذمہ داروں نے اس سلسلہ میں کافی مدد کی اس لئے کارکن لکھنے کا سامان (کاغذ، قلم روشنائی وغیرہ) اور جلد سازی کا سامان جمع کیا اور مختلف علوم کی اہم کتابیں جمع کرنا شروع کیں۔ مشرق ومغرب میں حکام او امراء بہترین اور نادر کتابوں کے جمع کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھ منافست کرتے تھے، یہاں تک کہ مختلف کتب خانوں میں ہزاروں کتابیں جمع ہوگئیں، کتابوں میں لکھا ہے کہ اندلس میں خلافت اسلامیہ کی ترقی کے دور میں صرف شہر قرطبہ کے کتب خانہ میں چار لاکھ جلدیں موجود تھیں جب کہ فرانس کے بادشاہ شارل (پانچواں) اپنے مرکزی کتب خانے میں ۹۰۰ جلدوں سے زیادہ نہ پاسکا۔

اسلامی دور کے مشہور کتب خانے: اس مختصر مقالے میں اسلامی دنیا کے سب کتب خانوں کا ذکر تو مشکل ہے مگر ہم بعض کتب خانوں کا ذکر کرتے ہیں، زمانہ ماضی کے ان کتب خانوں کے تذکرے کے بعد دورِ حاضر کے کتب خانوں پر بھی نظر ڈالیں گے، انشاءاللہ۔

۱- دارالحکمۃ، یا بیت الحکمۃ: مؤرخین کی اکثریت اس کی قائل ہے کہ اس کتب خانہ کی بنیاد سب سے پہلے خلیفہ ہارون الرشید (۱۴۹......۱۹۳ھ) نے ڈالی، اس کی وفات کے بعد اس کے لڑکے مامون نے بے شمار کتابیں اور دواوین سے اس کو مالا مال کردیا، اور یہ کتب خانہ عباسی دور کا سب سے شاندار اور عظیم الشان کتب خانہ شمار کیا جانے لگا، اس کتب خانے سے علماء، طلباء، اور شائقین علم برسوں مستفید ہوتے رہے یہاں تک کہ ۶۵۶ھ میں مغلوں نے حملہ کرکے تسلط قائم کیا اور

کتب خانوں کو بھی برباد کر دیا۔

۲-دارالعلم مصر: مصر میں عبیدیین کا کتب خانہ تھا، عبیدی حاکم نے اس کو دارالحکمۃ کے ساتھ ملا دیا تھا اس میں بے شمار کتابیں جمع کی گئیں اور اس کی حفاظت کے لئے عملہ مقرر کیا گیا، اور مطالعہ کرنے والوں اور کتابوں کی نقل کرنے والوں کے لئے روشنائی، کاغذ، قلم تک کا انتظام کیا گیا، زمانہ ماضی میں اسلامی دنیا کا یہ بھی عظیم کتب خانہ تھا۔

۳-قرطبہ کا کتب خانہ (اندلس): اندلس میں بے شمار کتب خانے تھے، خلافت کے زمانے میں اس کی تعداد ستر (۷۰) تک پہنچ گئی تھی، خصوصی کتب خانے اس کے علاوہ تھے، ان میں زیادہ مشہور قرطبہ کا کتب خانہ تھا اموی حاکموں نے اس کی بنیاد ڈالی تھی اور مختلف خلفاء نے اس کی نگہداشت کی یہاں تک کہ مستنصر کا زمانہ آیا (۳۵......۳۶۶ھ) اس نے مختلف اسلامی ملکوں میں اپنے وکلاء مقرر کئے جو علماء کی تازہ بہ تازہ تصنیفات اور قدیم کتابیں خرید کر بھیجا کرتے تھے، جس کے سبب کتب خانوں میں بے حد وحساب نادر کتابیں داخل ہوئیں، تقریباً چار لاکھ جلدیں کتب خانے میں موجود تھیں، اس کے علاوہ بعض دیگر کتب خانوں میں بھی بہترین کتابیں جمع کی گئیں۔

۴-کتب خانہ حیدریہ، عراق: یہ کتب خانہ آج تک عراق میں موجود ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام نامی اسم گرامی کی طرف نسبت کی وجہ سے اس کو کتب خانہ حیدریہ کہا جاتا ہے یہ حضرات شیعہ کے خیال کے مطابق حضرت علیؓ کے مزار کے قریب کتب خانہ ہے [حضرت علیؓ کی قبر کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے] خلفاء، امراء اور اعیان شیعہ نے اس کتب خانہ کی طرف بہت توجہ رکھی جس میں سب سے مشہور عضد الدولہ البویہی (۳۷۲ھ) ہیں مشہد علیؓ کے ساتھ اس کے الحاق کے سبب شاید یہ کتب خانہ اب تک باقی رہ گیا ہے، مگر اس سے استفادہ بہت مشکل ہے کیونکہ عوام کے لئے اس کو بالکل نہیں کھولا جاتا۔

۵-ابن سوار کا کتب خانہ، بصرہ میں: ابوعلی بن سوار الکاتب نے (جو عضد الدولہ کے درباریوں میں تھا) اس کی تاسیس کی تھی اس میں بہت سی کتابیں تھیں۔

۶-سابور کا کتب خانہ: سابور بن اردشیر، (۴۱۶) نے ۳۸۳ھ میں مقام کرخ میں اس کی بنیاد ڈالی، اور اس کا نام بھی دارالعلم رکھا، اس میں تقریباً دس ہزار مختلف علوم وفنون کی بہترین کتابیں جمع کر دیں یہ کتب خانہ اس دور میں بہت اہم ثقافتی مرکز شمار ہوتا تھا جس میں علماء اور محققین مطالعہ اور مناظرہ کے لئے جمع ہوتے، ابوالعلاء المعری جب بغداد میں تھا تو کتب خانے میں بار بار آتا تھا۔

۷-مسجد زیدی کا کتب خانہ (بغداد): ابوالحسن علی ابن احمد زیدی (۵۷۵ھ) نے اس کی بنیاد ڈالی اور اس کو بہترین کتابوں سے مزین کیا دوسرے شائقین نے بھی اس کی ترقی میں مدد کی اس میں بھی مطالعہ کرنے والوں، نقل کرنے والوں اور علماء کے لئے سہولتیں فراہم کی گئی تھیں۔

۸-رامهرز کا کتب خانہ: اس کو بھی ابن سوار نے شہر امہرز میں بصرہ کے کتب خانہ کے طرز پر قائم کیا تھا۔

ان معروف کتب خانوں کے علاوہ تقریباً تمام بڑے اسلامی مدرسوں میں بہترین کتب خانے موجود تھے، جس میں فکر اسلامی (جو اس دور میں پختہ ہو چکی تھی) کو بہترین نتائج سے مالا مال کیا جاتا تھا، مثال کے طور پر:

(۱) مدرسہ نظامیہ کا کتب خانہ: جس کی نسبت وزیر شہیر نظام الملک کی طرف ہے انہوں نے بہت سے مدارس قائم کئے جن کو مدارس نظامیہ کہا جاتا ہے عراق کا شاید ہی کوئی قصبہ یا بڑی آبادی اس قسم کے مدارس سے خالی ہوتی۔ (۲) مدرسہ مستنصریہ کا کتب خانہ، (۳) دمشق کے مدارس کے کتب خانے استاد کرد علی نے خطط الشام میں دمشق کے بہت سے مدارس کا ذکر کیا ہے، پانچویں صدی ہجری میں صرف دمشق میں تقریباً ۳۰/ مدارس موجود تھے جس میں بڑے بڑے نابغۂ روزگار تعلیم دیتے تھے، ان میں دار الحدیث النوریہ، مدرسہ صلاحیہ، مدرسہ عادلیہ، مدرسہ ظاہریہ، وغیرہ بہت مشہور ومعروف تھے اور یہ ادارے اعلیٰ نظام کے تھے، ابتدائی اور متوسط تعلیم کے مدرسے تو بے شمار تھے، (۴) فاضلیہ کا کتب خانہ: اس مدرسہ کی نسبت قاضی فاضل کی طرف ہے، اس کے علاوہ مصر میں بھی بہت مدارس تھے مثلاً مدرسہ کاملیہ، مدرسہ صالحیہ، مدرسہ صاحبیہ، علامہ مقریزی نے خطط میں ان سب کا ذکر کیا ہے ان کے علاوہ شام کے حمص، حلب میں اعلیٰ مدارس تھے نیز قدس شریف میں بھی اچھے مدرس تھے۔

ان کے علاوہ بعض خلفاء اور امراء نے اپنے اپنے گھروں اور محلات میں اچھے اچھے کتب خانے بنا رکھے تھے فتح بن خاقان نے (۲۴۷ھ) جو عباسی خلیفہ متوکل کا وزیر تھا بہترین کتب خانہ اپنے محل میں بنایا تھا اسی طرح مصر کے ایک بڑے امیر جو بڑے عالم بھی تھے علوم ریاضی وحکمت کا شاندار کتب خانہ جمع کر چکے تھے، نیز خلیفہ ناصر الدین (۶۲۲ھ) کا بڑا ذاتی کتب خانہ تھا اسی طرح خلیفہ معتصم باللہ (۶۵۶ھ) نے مختلف علوم وفنون پر مشتمل نفیس کتابیں اپنے پاس جمع کر دی تھیں، کتابوں کے جمع کرنے کا شوق خلفاء وامراء تک ہی محدود نہ تھا بلکہ بہت سے علماء اور طلباء بھی اس کا خاص اہتمام کرتے تھے بہت سے علماء نے اپنی کتابیں طلباء کے لئے وقف کر دی تھیں جیسا کہ امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان البستی (۳۵۴ھ) کے حالات میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی کثیر تالیفات ودیگر کتب شہر کے ایک خاص مکان میں رکھی تھیں اور اہل علم کے لئے ان تمام کتابوں کو وقف کر دیا تھا اور یہ ساری باتیں اس امت کے لئے تعجب خیز نہیں جن کے مذہب نے اس کو علم کی قدرت سمجھائی ہے اور اس کے لئے اسباب مہیا کئے اگر مسلمان کتب خانوں اور وارقین کی دوکانوں کی طرف بڑھتے تھے تو اس کا سبب بھی تھا کہ اسلام نے ان پر علم کے دروازے کھول دیئے تھے اور علم کو رفع درجات کی بنیاد بنایا تھا۔ اسی لئے غیر مسلم محققین مسلمانوں کے اس علمی شوق اور کتابوں سے حیرت زدہ ہو جاتے ہیں ان کو تاریخ میں ایسی کوئی دوسری قوم نظر نہیں آتی جس نے انسانی تہذیب کو مسلمانوں کی طرح فکری غذا پہنچائی ہو۔

اخیر میں یہ بھی عرض کر دیں کہ یہ علمی ذوق اور کتابوں سے شغف صرف مردوں تک محدود نہ تھا بلکہ بہت سی فاضل عورتیں بھی اس میدان میں سبقت کرتی تھیں چنانچہ قرطبہ میں ایک بار جب گنتی ہوئی تو اس کے اکیس محلوں میں

ایک سوستر عورتیں بہترین خط کوفی سے مصاحف لکھا کرتی تھیں۔ عائشہ قرطبیہ (۴۰۰ھ) جو مصاحف لکھنے والوں میں سے ایک تھیں، اپنے گھر میں بہترین کتب خانہ رکھتی تھیں، وہ دور تھا جب یوروپ میں عورتیں جہالت اور غلامی کے جہنم میں سسک رہی تھیں اور ظلم و جہالت کی وادی میں سرگرداں تھیں، مذکورہ تاریخی واقعات پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ بات پختہ ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں نے انسانی تہذیب کے علمی گوشوں کو نکھارنے اور سنوارنے میں جو مدد کی ہے وہ دنیا کی کوئی قوم نہ کرسکی، مسلمانوں نے علم کی ترقی اور تہذیب کو پھیلنے اور پھولنے اور پروان چڑھانے کے لئے ہر میدان میں فعال کردار ادا کیا ہے اور یوروپ کو اندلس کے راستے سے علم کی روشنی پہنچانے اور اسلامی ممالک کے دیگر پڑوسی ملکوں کی ثقافتی سطح کو بلند کرنے کا سہرا مسلمانوں ہی کے سر پر ہے نیز دیگر سابقہ اقوام کے علمی سرمایہ کی حفاظت اور اس میں اضافہ کرنے میں مسلمانوں کا اہم کردار ہے، مگر افسوس ہے کہ احسان کے بدلہ برائی کا ثبوت دیا چنانچہ جب بعض اسلامی ملکوں میں کمزوری پیدا ہوئی تو دشمن ان پر ہر طرف سے ٹوٹ پڑے اور اسلامی ملکوں میں قتل و غارت گری اور فساد و بربادی شروع کردی اور انہوں نے کتب خانوں اور قیمتی کتابوں کو جلایا، یا ندیوں میں غرق کردیا اور بعضوں نے بہترین کتابوں کا سرقہ کرکے اپنے ملکوں کو منتقل کردیا اس پر بربادی سے بہت کم سرمایہ بچ سکا، لیکن جب مسلمانوں کے پاس باقی ماندہ قلیل علمی سرمایہ کا مقابلہ دیگر قوموں کے علمی سرمایہ سے کیا جاتا ہے تو اب بھی مسلمانوں کا علمی سرمایہ ان سے کئی گنا ہے، اور اب تک ہمارے مخطوطات کا عظیم سرمایہ دنیا کے کتب خانوں میں موجود ہے جو مرور زمانہ کے باوجود مسلمانوں کی علمی ترقی اور فکری پختگی کی شہادت دے رہا ہے۔ یقیناً مسلمان اس قیمتی سرمایہ پر فخر کرتے ہیں، اور اس کی حفاظت اور نشر و اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔ اب ہم موجود دور کے اہم کتب خانوں پر نظر ڈالتے ہیں:

موجودہ دور کے مشہور کتب خانے: ہم دنیا کے موجودہ کتب خانوں کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کو مناسب خیال کرتے ہیں اس کے بعد ان کتب خانوں کا ذکر ہوگا جو یوروپ اور امریکہ کے مختلف مقامات پر ہیں، جن میں بڑی مقدار میں عربی مخطوطات موجود ہیں اس جگہ ہم مختلف ممالک کے مشہور کتب خانوں کا ذکر کریں گے، جو کتب خانے امیروں کے محلوں میں یا یونیورسٹیوں اور اکیڈمیوں میں ہیں، ان کا ذکر نہیں ہوگا۔ ملکوں کے نام تہجی کے اعتبار سے تحریر کئے جاتے ہیں۔:

۱- اردن: اردن کے مشہور شہر عمان میں دار الکتب الاردنیہ کے نام سے معروف کتب خانہ ہے اس کے علاوہ اردن کے مشرقی شہروں مثلاً اربد اور معان میں بھی اچھے کتب خانے موجود ہیں۔

۲- تونس: (الف) قیروان کی جامع کا کتب خانہ: قیروان کی جامع مسجد اسلامی دنیا کی مساجد میں سب سے بڑی مسجد ہے، وہ جامع ازہر سے بھی بڑی ہے جن مسلمانوں نے شمالی افریقہ کو آزاد کرایا تھا انہوں نے ہی اس کی تعمیر کی تھی پھر بعد والے اس میں اضافہ کرتے گئے پھر سلطان المعز بن بادیس ابن منصور نے اپنے زمانے میں اس کی تکمیل کی، ابن بادیس کا دور (۴۰۹ھ تا ۴۵۴ھ) ہے، اس مسجد کے ساتھ ایک عظیم کتب خانہ باقی رہا اس کے بعد اس میں بھی تنزل شروع ہوا اور بے اعتنائی کے سبب

کافی کتابیں چوری ہوگئیں، بالآخر تونس کی حکومت نے (۱۹۴۰) میں اس کی طرف توجہ دی اور اس کا نظم سنبھالا۔

(ب) جامع زیتونہ کا کتب خانہ: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ شہر زیتونہ کو تابعی جلیل حضرت عبداللہ بن الحجابؒ نے ۱۱۴ھ میں تعمیر کیا تھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنوالاغلب نے اس کو ۱۴۵ھ میں تعمیر کیا تھا اور یہ مسجد دنیا کی عظیم درسگاہ بھی بن گئی اس کے ترقی اور شباب کے دور میں یہ درسگاہ جامع ازہر کے مثل سمجھی جاتی تھی اس مسجد کے ساتھ ۷۹۶ھ میں ایک عظیم کتب خانہ بنایا گیا جو مکتبہ جامع زیتونیہ سے مشہور ہے۔

(ج) عبدلیہ اور صادقیہ کا کتب خانہ: عبدلیہ کی نسبت ابوعبداللہ محمد بن حسن بن محمد المسعود کی طرف ہے۔ انہوں نے دسویں صدی کے شروع میں اس کی تاسیس کی تھی یہ کتب خانہ ضائع ہونے کے قریب تھا مگر تونس کے حکمراں بانی محمد صادق نے اس کی طرف توجہ کی اور اس کی تجدید کی جس کا دور حکومت ۱۲۷۶ھ تا ۱۲۹۸ھ رہا ہے اس لئے اس کتب خانے کی نسبت اس کی طرف کردی گئی ہے اس میں کتابیں جمع کردی گئی ہیں۔

(د) تونس کا کتب خانۂ عمومی (پبلک لائبریری) Public Library۔

۳-الجزائر: (۱) جامع بائی کا عربی کتب خانہ جو بون شہر میں ہے۔ (۲) بوجی شہر کا کتب خانہ۔ (۳) کتب خانہ بادیسیہ قسطنطنیہ۔ (۴) الجزائر شہر کا مکتبہ اہلیہ۔ (۵) الجزائر کی جامع مسجد کا کتب خانہ۔

ان میں کتب خانہ بادیسیہ شیخ عبدالحمید بن بادیس (متوفی ۱۳۰۹ھ ۱۹۴۰ء) کی طرف منسوب ہے جنہوں نے اس عظیم کتب خانہ میں بہترین کتابیں جمع کی ہیں اس کے علاوہ مختلف خانقاہوں کے کتب خانے مستشرق دینیہ باسیہ نے اس کی الگ فہرست مرتب کی۔

۴-سوریہ (شام): (الف) دمشق میں دارالکتب الظاہریہ: اس کتب خانہ کی نسبت الملک الظاہر بیبرس متوفی ۶۷۶ھ کی طرف ہے، شہر دمشق بہترین کتب خانوں سے بھرا ہوا تھا، مگر تیمور لنگ نے ۸۰۳ھ میں اس کو برباد کردیا یہاں تک کہ دمشق تین روز تک جلتا رہا، تیمور اپنی تمام سفاکیوں کے ساتھ اسی روز تک مقیم رہا، اس حادثے کے بعد جو کتابیں مختلف مقامات پر بچ گئی تھیں ان کو مکتبہ ظاہریہ میں جمع کردیا گیا، مختلف لوگوں نے اس کی دیکھ بھال اور تعمیر و ترقی میں حصہ لیا مگر اس کی آبادی کا سہرا علامہ شیخ طاہر الجزائری کے سر ہے جنہوں نے اس کی حفاظت اور ترقی میں بہت جانفشانی فرمائی، اس کتب خانے میں شاید دنیا کے تمام کتب خانوں سے زیادہ قلمی نسخے ہیں، اس میں ایسے نادر مخطوطات ہیں جو شاید ہی کسی اور جگہ مل سکیں، مخطوطات کی تعداد گیارہ ہزار چار سو پچیس جلدیں ہیں، جس میں پچاس سے ساٹھ ہزار کتابیں شامل ہیں اس کتب خانے کی اب تک (۱) تاریخ اور اس کے ملحقات (۲) علوم القرآن (۳) شعر (۴) الفقہ الشافعی (۵) الحدیث (۶) طب (۷) ہیئت وجغرافیہ (۸) فلسفہ کی فہرستیں شائع ہوچکی ہیں، عنقریب فقہ حنفی، لغت اور تاریخی (قسم ثانی) شائع ہوں گی۔

(ب) شہر حلب میں دارالکتب الوطنیہ: دمشق کی المجمع العلمی العربی نے حلب میں کتب خانہ ظاہریہ اور عادلیہ کی دو شاخیں قائم کی تھیں، جو ۱۳۶۵ھ تک باقی رہیں اس کے بعد جدید عمارت میں ان کو منتقل کر دیا گیا۔

(ج) حلب کے مکتبات الاوقاف: حلب کی بہت ساری مساجد میں بہترین کتب خانے تھے مگر وہ عدم اعتناء اور چوری کے شکار ہوتے رہے، مدیر اوقاف نے بقیہ کتابوں کو بچایا اور ان کو اوقاف کے مکتبات میں محفوظ کر دیا گیا، ان کے علاوہ ملک شام کے مختلف بڑے شہروں میں اچھے کتب خانے موجود ہیں۔

۵-سعودیہ: (۱) مکہ مکرمہ میں حرم پاک کا کتب خانہ۔ (۲) مکتبۂ مکہ مکرمہ یہ کتب خانہ محلّہ غشاشیہ میں واقع ہے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ وہی جگہ ہے جو مولد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معروف ہے۔ (۳) حرم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کتب خانہ مدینہ منورہ میں۔ (۴) مکتبہ عارف حکمت، مدینہ منورہ۔

شیخ الاسلام عارف حکمت بک بہت ہی بڑے فاضل عالم اور ادیب تھے، ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے، ۱۲۷۵ میں وفات پائی، ان کے پاس ان کا بہت ہی قیمتی ذاتی کتب خانہ تھا انہوں نے ۱۲۶۰ھ میں اس کو علماء اور طلباء کے لئے وقف کر دیا تھا، اس کتب خانے میں تقریباً دس ہزار جلدیں ہیں جس میں بعض نادر مخطوطات بھی ہیں۔ (۵) مکتبہ محمودیہ مدینہ منورہ اس کتب خانے کو سلطان محمد ثانی عثمانی (۱۲۲۳-۱۲۵۵) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ (۶) دارالکتب الوطنیہ ریاض۔ (۷) اسی طرح دارالافتاء کے مختلف کتب خانے جس میں شہر دخنہ کا المکتبہ السعودیہ بہت مشہور ہے۔ (۸) مکتبہ ادیب ماجد کردی، مکہ مکرمہ۔ یہ کتب خانہ بہت سی مؤلفات سے بھرپور ہے الاستاذ ماجد کردی نے علماء، طلبا اور ادباء کے لئے اس کو وقف کر دیا ہے۔

۶-سوڈان: (۱) ام درمان کا مکتبہ عامہ۔ (۲) دیگر مساجد کے ملحقہ کتب خانے۔

۷-عراق: (۱) دارالکتب العمومیہ، بغداد۔ اس کتب خانے کو وزیر عامہ داؤد پاشا (۱۷۷۴-۱۸۵۱) نے بنایا تھا۔ ۱۳۰۱ھ میں اس کا افتتاح عام لوگوں کے لئے کر دیا گیا تھا، جامع حیدر خانہ میں اس کا مرکز ہے۔ (۲) مکتبہ عامہ، بغداد۔ (۳) مکتبہ الاوقاف بغداد، اس میں مختلف مساجد کے کتب خانے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ (۴) مکتبہ النجف الاشرف جس کا دوسرا نام مکتبہ حیدریہ ہے۔ (۵) نجف اشرف میں مکتبہ حسینیہ ہے، اس کو الحاج علی محمد نجف آبادی نے ۱۳۳۲ھ میں اپنی وفات سے قبل طلباء کے لئے وقف کر دیا تھا۔ (۶) مکتبہ غازی، موصل۔ شہر موصل میں بہت قدیم نفیس و نادر کتابوں پر مشتمل کتب خانے تھے مگر ہلاکو اور تیمور لنگ جیسے ظالموں نے اسے برباد کر دیا ان کتب خانوں میں سے جو کتابیں محفوظ رہ گئی تھیں اس کو ملک فیصل اول نے اپنے بیٹے غازی الاول کے نام سے مکتبہ قائم کر کے جمع کر دی تھیں۔

۸-فلسطین: (۱) **بیت القدس میں مکتبہ مسجد اقصیٰ:** مسجد اقصیٰ میں قدیم زمانے سے بہترین کتابوں کا ذخیرہ تھا مگر اس میں بہت سی کتابیں ضائع ہونے لگیں تو المجلس الشرعی الاسلامی نے اس کی حفاظت کے لئے ۱۳۴۱ھ میں یہ کتب خانہ قائم کر کے اس کی صیانت کا انتظام کیا۔ (۲) **مکتبہ خالدیہ، بیت المقدس:** اس کو خاندان خالدی نے قائم کیا خاندان کی نسبت

حضرت خالد بن ولیدؓ کی طرف ہے، کتب خانے کی تاسیس ۱۳۱۸ھ، ۱۹۰۰ء میں ہوئی ہے۔

۹-الکویت: (۱) شہر کویت کا مکتبہ عامہ۔

۱۰-لبنان: (۱) المکتبہ الوطنیہ، بیروت۔ (۲) مکتبہ الجامع الکبیر المنصوری طرابلس۔ یہ کتب خانہ کئی مختلف کتب خانوں کو جمع کر کے بنایا گیا ہے، بہت سے لوگوں نے اپنے ذاتی کتب خانے جامع منصوری کے لئے وقف کر دیئے تھے۔

۱۱-مصر: (۱) **دارالکتب المصریہ:** قاہرہ میں۔ ہمارے اس دور میں قاہرہ کا دارالکتب المصریہ کا شمار عظیم کتب خانوں میں ہوتا ہے، ۱۲۸۷ھ، ۱۸۷۰ء میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی اور اس میں قاہرہ وغیرہ دوسرے شہروں کے قیمتی ذاتی کتب خانوں کی کتابیں جمع کی گئیں اور یہ کتب خانہ برابر ترقی پذیر ہے حتی کہ اس میں دس لاکھ جلدوں سے زیادہ کتابیں ہیں اس کے ایک حصہ میں متحف (میوزیم) بھی ہے جس میں نادر عربی مخطوطات رکھے جاتے ہیں، مطبوعہ کتابوں کے علاوہ قلمی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ دارالکتب المصریہ میں موجود ہے۔ (۲) **مکتبہ الازھریہ، قاہرہ:** جامع ازہر کا یہ کتب خانہ بھی بہت نادر وقیمتی کتابوں کا ذخیرہ ہے جو کتابوں کی کثرت اور نادر مخطوطات کے سبب عالم اسلام کا معروف کتب خانہ سمجھا جاتا ہے۔ (۳) اسکندریہ کا مکتبہ عامہ۔ (۴) مصر کے دیگر بڑے شہروں کے کتب خانے۔

۱۲-المغرب (مراکش): شہر رباط کا مکتبہ عامہ۔ مراکش کے کے شہر رباط میں المعهد العلمی للدراسات المغربية العليا کے نام سے ایک ادارہ ہے اس کے کتب خانے میں بہت قیمتی مخطوطات ہیں، جن میں سے بعض کو معہد نے شائع بھی کیا ہے اور اس کتب خانے کی بہترین فہرست بھی تیار کی ہے۔ (۲) مکتبہ جامع قرویین، شہر فاس میں۔ (۳) خزانۃ الجامع الکبیر، شہر طنجہ میں، اس کتب خانہ کی فہرست بھی شائع ہوگئی ہے۔ (۴) مغرب کے دیگر بڑے شہروں کے کتب خانے، فاس، سلا، مکناس، مراکش، وجدہ، اور دارالبیضاء وغیرہ شہروں میں اچھے کتب خانے موجود ہیں۔

۱۳-یمن: جامع صنعاء کا مکتبہ عمومیہ۔ اس کتب خانے میں مطبوعہ کتابوں کے ساتھ ساتھ بہت سی نفیس مخطوطہ کتابیں موجود ہیں۔

۱۴-ایران: (۱) طہران کے مکتبات: ایران اسلامی سلطنت کا اہم حصہ رہا ہے اس میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے اور وہاں بڑے بڑے کتب خانے تھے اس کا بڑا حصہ طہران کے ان کتب خانوں میں منتقل کر دیا گیا ہے طہران کے مشہور کتب خانوں میں شاہی کتب خانہ ہے اس میں تقریباً پانچ ہزار قلمی کتابیں موجود ہیں اس طرح کتب خانہ ناصریہ میں بھی نادر مخطوطات ہیں۔ ملک التجار کا کتب خانہ بھی بہت مشہور ہے۔

(۲) اصفہان کے کتب خانے۔ (۳) تبریز کے کتب خانے۔ (۴) زنجان کے کتب خانے۔ (۵) اردبیل کے کتب خانے۔ (۶) دیگر بڑے شہروں کے کتب خانے مثلاً ساوہ، مشہد، خبانجہ، مشہد کے کتب خانے میں بعض نادر مخطوطات ہیں۔

۱۵-ترکی: (۱) استنبول کا مکتبہ الجامعہ: اس کتب خانے میں ستر ہزار مخطوطات ہیں۔ (۲) مکتبہ عمومیہ، استنبول: اس میں پانچ ہزار قلمی نسخے ہیں۔ (۳) مکتبہ الفاتح: جومسجد الفاتح کے ساتھ ملحق ہے اس میں چھ ہزار قلمی نسخے موجود ہیں۔ (۴) مکتبہ نورعثمانیہ: اس میں پانچ ہزار قلمی نسخے موجود ہیں۔ (۵) مکتبہ السلیمانیہ: اس کتب خانے کے ساتھ بہت سے دیگر کتب خانے جوڑ دیئے گئے ہیں، مثلاً عاشر آفندی، مکتبہ شہید علی، مکتبہ شیراز، مکتبہ مصطفی رئیس الکتاب وغیرہ۔ (۶) مکتبہ سرائے طبقہ: استنبول کا کتب خانہ اس کتب خانے کے ساتھ بھی بہت سے دیگر کتب خانوں کو جوڑ دیا گیا ہے۔ (۷) شہر بروسہ کا کتب خانہ: جس میں خزانجی زادہ کا کتب خانہ حسین حلبی اور بعض دیگر کتب خانے معروف ہیں۔ (۸) علی اسیری کا کتب خانہ: اس کتب خانے میں بیس ہزار قلمی نسخے موجود ہیں۔

۱۶- ہندوستان: (۱) ایشیائک سوسائٹی کلکتہ کا کتب خانہ۔ (۲) کلکتہ نیشنل لائبریری، بنگال۔ (۳) سرفیروز کتب خانہ، بمبئی۔ (۴) بانکی پور کا کتب خانہ پٹنہ (بہار) جو خدا بخش لائبریری کے نام سے مشہور ہے۔ (۵) مدراس کا سرکاری کتب خانہ (مدراس)۔ (۶) کتب خانہ آصفیہ، حیدر آباد دکن۔ (۷) سالار جنگ میوزیم، حیدر آباد دکن۔ (۸) دارالعلوم دیوبند، مظاہرعلوم سہارنپور، ندوۃ العلماء، لکھنو، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کتب خانے۔ (۹) پیر محمد شاہ کا کتب خانہ، احمد آباد (گجرات)۔ (۱۰) احمد آباد کے مشہور عالم شیخ وجیہ الدینؒ کے کتب خانے میں صرف تفسیر وحدیث کی اٹھارہ ہزار کتابیں تھیں۔ (۱۱) پٹن کا کتب خانہ، جو مدرسہ کنز المرغوب میں ہے (گجرات)۔ (۱۲) ٹونک کا کتب خانہ راجستھان۔ (۱۳) کتب خانہ رضا، رامپور (یوپی)۔ رامپور کی رضا لائبریری میں تقریباً پندرہ ہزار کے قریب مخطوطے ہیں، جن میں بڑی تعداد عربی کی ہے یعنی تقریباً چھ ہزار مخطوطات اتنے ہی لگ بھگ فارسی کے ہیں، تقریباً دو ہزار دو کے، خدابخش لائبریری پٹنہ میں بھی تقریباً پندرہ ہزار قلمی نسخے موجود ہیں، جن میں سے صرف آدھے نسخوں کی فہرستیں چھپی ہیں اور وہ دو چار نہیں ۳۴ جلدوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

(۱۴) ادارہ تحقیق عربی وفارسی: Arabic and Persian Research Institute, Tonk Rajasthan: اس لائبریری میں بے شمار کتابیں موجود ہیں اور کتابیں بھی ایسی کہ جو شہنشاہوں، شاہزادوں کے کتب خانوں میں رہ چکی ہیں، کوئی کتاب ہرات سے پہنچی ہے اس پر جامی کی تحریر موجود ہے، کوئی کتاب لوٹے ہوئے بغداد سے آئی ہے اس پر دجلہ کی چھینٹیں موجود ہیں، کسی پر شاہ جہاں کے دستخط ہیں کسی پر اس کے بیٹے داراشکوہ کی تحریریں ہیں، کہیں بیرام خاں کے بیٹے عبدالرحیم خان خاناں نے چند کلمات لکھے ہیں، تو کہیں شاہ ولی اللہ کی تحریر آنکھوں کے راستہ روح میں اثر کر جاتی ہے، اس کتب خانہ میں بھی ۳۰/مختلف فنون کی پندرہ ہزار کتابیں ہیں۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی آزاد لائبریری میں تین یا چار کلکشن (Collection) بہت اہم ہیں: (۱) سبحان اللہ کلکشن، (۲) حبیب کلکشن (۳) سید سلیمان ندوی کلکشن (۴) مسعود حسن رضوی کلکشن۔ بے مثال کتابوں اور

مخطوطات کے یہ ذخیرے اب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں محفوظ ہیں۔ کتب خانہ سعیدیہ حیدرآباد (دکن) میں ہے جو مفتی محمد سعید خاں مرحوم کی یادگار ہے جس میں چار ہزار سے زائد نایاب قلمی کتابیں موجود ہیں۔ (کتب خانہ، ص:۱۰۲)۔

پاکستان کے چند مشہور کتب خانے: (۱) لاہور میں پنجاب پبلک لائبریری لاہور۔ (۲) کراچی کی لیاقت میموریل لائبریری اور ڈاکٹر محمود حسین لائبریری۔ (۳) خیر پور کا کتب خانہ، اس کتب خانہ میں تالپور حکمرانوں کے زمانے کے گلکشن موجود ہیں۔ (۴) بہاولپور کا کتب خانہ۔ (۵) پنجاب یونیورسٹی کا کتب خانہ (جس نے لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کا کتب خانہ نہیں دیکھا گویا وہ ان پڑھ رہا۔) (رضا علی عابدی)۔ (۶) اقبال اکیڈمی کا کتب خانہ۔ (۷) انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی۔ (۸) سندھی ادبی بورڈ کے پاس نایاب کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ (۹) حیدرآباد (سندھ) کی شاہ ولی اللہ اکیڈمی میں تاریخ اسلام پر بہت ہی نایاب کتابیں ہیں جو شاید اور کہیں نہیں، اس کتب خانہ نے جوناگڑھ کے مشہور عالم و محقق قاضی اختر جوناگڑھی مرحوم کی بہترین کتابیں حاصل کر کے اپنے کو مالا مال کر دیا ہے۔ (۱۰) کراچی کے عجائب گھر میں بھی ایک بڑا ذخیرہ قلمی کتابوں کا موجود ہے۔ (۱۱) حیدرآباد سندھ میں پاکستان نیشنل سینٹر کتب خانہ میں تقریباً ۲۰ ہزار نئی پرانی کتابیں ہیں۔ (۱۲) کوٹری محمد کبیر جو ایک قدیم گاؤں ہے، وہاں بھی قیمتی کتابیں موجود ہیں۔ (۱۳) منصورہ کا کتب خانہ۔ (۱۴) جامعہ دارالہدیٰ خیر پور میرس کے کتب خانے میں پانچ چھ سو قلمی نسخے موجود ہیں۔ (۱۵) دارالعلوم کراچی کا کتب کانہ، کورنگی کراچی میں دارالعلوم کا یہ کتب خانہ بھی بہت سی قیمتی کتابوں سے بھرپور ہے۔ (۱۶) دارالعلوم بنوری ٹاؤن کا کتب خانہ۔ (۱۷) سردار دیال سنگھ لائبریر، لاہور جس میں ایک ہزار کے قریب قلمی نسخے ہیں۔ (۱۸) کراچی کے نیشنل میوزیم میں تقریباً ۹/ ہزار مخطوطات ہیں، اس کتب خانہ میں ابوبکر محمد کی التصریف فی التصوف محفوظ ہے جو ۳۷۴ھ میں لکھی گئی ہے۔ (۱۹) کراچی میں ھداد فاؤنڈیشن (Hadad Foundation) کی لائبریری بھی اہم کتب خانہ ہے، اس کتب خانے میں اسلامیات، طب، سائنس، عمرانیات، ادب اور تاریخ وسوانح کی ہزاروں کتابیں ہیں اور تقریباً ۷/سو مخطوطات موجود ہیں۔

یورپ اور امریکہ کے کتب خانے: یورپ اور امریکہ کے مختلف کتب خانوں میں تقریباً ایک لاکھ عربی زبان کے قلمی نسخے موجود ہیں، اس کے علاوہ معروف مستشرقین یونیورسٹی کے اساتذہ اور دیگر اشخاص جن کو عربی مخطوطات کا شوق ہے، ان کے کتب خانوں میں بھی بہت سی نادر کتابیں موجود ہیں، تقریباً ۷۰/ ہزار قلمی نسخے یورپ میں موجود ہیں، اور ۲۰/ ہزار سے زائد مخطوطات امریکی کتب خانوں میں موجود ہیں۔

یورپ میں عربی کتابوں کے جمع کرنے کا سلسلہ دسویں صدی سے شروع ہوا ہے چنانچہ انہوں نے عربوں کی طب، فلسفہ، ریاضیات، طبیعیات، کیمیا، ادب، لغت وغیرہ علوم کی کتابیں جمع کیں، اور ان میں سے بعض کتابوں کا اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ کیا، پھر صلیبی جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں سے ان کی مدبھیڑ کے بعد یہ اہتمام زیادہ ہوگیا اس

زمانہ میں بہت سی کتابیں حاصل کر کے وہ اپنے وطن لے گئے، چنانچہ فرانس کا بادشاہ یونس ۱۲۲۶تا ۱۲۷۰ جب صلیبی جنگ سے واپس ہو رہا تھا تو اس نے شہر دمیاط سے عربی اور قبطی کتابیں بھی جمع کر لیں اور اپنے محل کے کتب خانے کو اس سے مزین کیا پھر اس کے نقش قدم پر، بہت سے امراء اور اصحاب ثروت نے بھی قیمتی کتابیں جمع کر لیں۔ نیز یورپ میں عربی علوم اور مختلف فنون کی کتابوں کے پھیلانے میں اندلس کا بہت اہم کردار رہا ہے، یورپ کے بہت سے لوگوں نے اندلس کے مدارس میں علم حاصل کیا ہے، ان میں سے زیادہ مشہور بابا سنوستر ثانی ۹۹۱ء ۱۰۰۳ء میں جنہوں نے علم کی طلب میں اندلس کا سفر کیا اور اشبیلہ اور قرطبہ کے مدارس سے سند فراغت حاصل کی، جب ان کو پوپ کا منصب سپرد کیا گیا تو انہوں نے دو عربی مدرسوں کی تاسیس کا حکم کیا ایک اٹلی میں، دوسرا فرانس میں، اس کے بعد اور باباؤں نے بھی عربی مدرسوں کے قیام کی ہمت افزائی کی اور مختلف علاقوں میں معاہد قائم کیے، راہب اور مذہبی گروہ اس کی تعلیم میں دلچسپی لینے لگے اور عربی زبان اور اس کے علوم کے سیکھنے کو قابل فخر کارنامہ سمجھا جانے لگا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب غرائب الغرب استاذ محمد کرد علی، ص: ۲۴۲)

اس طرح قرون وسطی کے تاریک دور میں یورپ میں عربی زبان پھیل گئی، اور ابن رشد، ابن سینا، فارابی، جیسے محققین کی تالیفات بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جانے لگیں، اور ان میں سے بہت سی کتابیں لاطینی زبان میں ترجمہ کے ذریعہ شائع ہوئیں۔ شہر طلیطلہ میں مستقل ادارہ قائم ہوا، جس کا مقصد ہی عربی کتابوں کو لاطینی زبانوں میں ترجمہ کرنا تھا اور یہ کام صرف اندلس تک محدود نہیں تھا بلکہ گیارہویں صدی عیسوی میں اٹلی سالینیو یونیورسٹی (Salinew University) قائم ہوئی اس کے بعد پالیمو (Palimuw) اور مونیلیہ (Monilia) میں بھی عظیم درسگاہیں شروع ہوئیں اس کے بعد پیرس (Paris) اور بولونیا (Bolinia) آکسفورڈ وغیرہ یونیورسٹیاں وجود میں آئیں، ان تمام جامعات میں عربی زبان کی تدریس کا اہتمام کیا گیا جس کے سبب یورپ میں فکری انقلاب پیدا ہوا اور عرب مصنفین کی کتابوں نے یورپ والوں کے لئے علم و معرفت کی راہیں روشن کر دیں، ان کے علاوہ دوسرے اصحاب ذوق نے بھی نفیس عربی مخطوطات جمع کیے، اس کی تھوڑی سی تفصیل آپ یورپ کے کتب خانوں کے ذیل میں معلوم کریں گے۔

۱- برطانیہ: لندن آکسفورڈ (Oxford) اور کیمبرج (Cambridge) کے کتب خانے لندن شہر میں برٹش لائبریری، برٹش میوزیم (British Museum) اور انڈیا آفس لائبریری (India Office Library) ایشیا شاہی سوسائٹی کا کتب خانہ ہے اسی طرح آکفسورڈ یونیورسٹی کا کتب خانہ نیز اسکاٹ لینڈ (Scotland) کا کتب خانہ، گلاسکو یونیورسٹی (Glasgow)، ڈبلین (Dublin) کا کتب خانہ، مانچسٹر (Manchister) میں رلائنس (Reliance) کا کتب خانہ، معروف کتب خانے ہیں۔ برطانوی لوگوں میں عربی مخطوطات جمع کرنے کا شوق عہد وسطی سے قائم ہے ان کے وفود مختلف عربی اور اسلامی ممالک میں جا کر، نادر مخطوطات خرید لاتے تھے اور اس کو اپنے کتب

خانوں میں جگہ دیتے تھے۔

۲-فرانس: پیرس(Paris) کا کتب خانہ: اس کتب خانے میں ایک لاکھ پچیس ہزار قلمی نسخے ہیں جس میں سے تقریباً ۲۵ ہزار علوم شرقیہ کے عربی زبان کے مخطوطات ہیں، فرنچ قوم بھی قدیم زمانے سے عربی و اسلامی ملکوں میں وفود بھیج کر اچھی کتابیں جمع کرنے کی عادی رہی ہے، پیرس کے میڈیکل کالج کے رجسٹر میں جو بارہ جلدوں پر مشتمل تھا عربی طبیبوں کی قلمی کتابوں کے نام درج تھے۔ فرانس کے بادشاہ لوئیس(Louis) (گیارھواں) کو یہ شوق تھا کہ اس کے کتب خانے میں رازی کی فن طب کی کتابیں ہوں مگر بعض کتابیں اس کو کلیۃ الطب کے علاوہ کسی جگہ نہ ملیں تو اس نے وہاں سے عاریت پر حاصل کر کے اپنے کتب خانے میں رکھی۔

۳-اٹلی: ویٹکن (Wetikan) کا کتب خانہ۔ فلورنسا(Flourensa) اور بندقیہ(Venezia) وغیرہ مقامات کے کتب خانے فلورنسا(Flourensa) میں ماریشیا نامی کتب خانہ ہے، سلانوں میں امبروزباقیہ کا کتب خانہ ہے، ویٹکن کے کتب خانہ کی فہرست بڑی بڑی چار جلدوں میں ہے۔

۴-اندلس: (۱) مڈریڈ کا اسکوریال گرجے کا کتب خانہ۔ اسکوریال مڈریڈ سے ۵۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے، یہ گرجا ۱۵۶۷ء میں بنایا گیا تھا، اس کے ساتھ ایک قیمتی کتب خانہ شامل کیا گیا جس میں عمدہ اور نفیس مخطوطات شامل ہیں، اس کتب خانے میں تقریباً دس ہزار عربی مخطوطات موجود تھے، مگر ۱۶۷۱ء میں بجلی گرنے کا حادثہ ہوا اور بہت سی کتابیں جل کر راکھ ہوگئیں، اب صرف ۲ ہزار جلدیں موجود ہیں اس کتب خانے کی فہرست تین جلدوں میں ہے کتابوں کے علاوہ تحریر کے بعض اپنے نادر نمونے اس کتب خانہ میں موجود ہیں، جو مشرق و مغرب میں کسی اور جگہ دستیاب نہیں ہوسکتے، اس میں خط کوفی اور خطِ قیروانی اور خط اندلسی کی نادر تحریریں بھی موجود ہیں، بعض سونے کے پانی کے مصحف اور باتصویر مخطوطات ہیں بعض مخطوطات کی جلدیں سانپ کے چمڑے کی ہیں، جو بہت ہی نادر چیز ہے۔ (۲) مڈریڈ(Madrid) کا کتب خانہ مکتبہ اہلیہ۔ (۳) غونطا(Gonta) کا کتب خانہ۔

۵-جرمنی (المانیا): عربی مخطوطات کی کثرت میں جرمنی کے کتب خانے یورپ کے دیگر تمام ممالک پر فوقیت رکھتے ہیں، جرمنی کتب خانوں میں تقریباً پندرہ ہزار مخطوطات ہیں، ان کتب خانوں میں سب سے اعلیٰ اور قیمتی کتب خانہ برلن (Burlin) کا کتب خانہ ہے، اس کتب خانے کے مخطوطات کی فہرست ہی دس بڑی بڑی جلدوں میں ہے اور اس کے ملحقات الگ ہیں، برلن(Burlin) کے علاوہ (۲) لیسبرگ، (۳) ہمبرگ میونخ(Miunakh) اور جرمنی کی مشرقی سوسائٹی کا کتب خانہ قابل ذکر ہے۔

۶- روس: (۱) لینن گراڈ(Leningrad) کے کتب خانے اس میں چار کتب خانے ہیں۔ (۲) شہر قازاق (Qazak) میں قاذاق یونیورسٹی کا کتب خانہ۔ (۳) (تاشقند(Tashkand) کا کتب خانہ۔

روس کے بہت سے علاقے اسلامی سلطنت کے حصے تھے اس لئے وہاں بے شمار عربی کتابیں اور قیمتی مخطوطات ہیں، بہت سی کتابوں کے بارے میں اب تک ہمیں معلوم نہیں ہوسکا، ازبکستان (Azbakistan) میں تقریباً سات سو کتابوں کا ذخیرہ ہے، جو وہاں کے علمی اکیڈمی میں محفوظ ہے۔

۷-ہولینڈ: (۱) امسترڈم (Amistordum) کا شاہی کتب خانہ۔

۸-نما (Numa): (۱) ویانا (Vayana) کا کتب خانہ۔ (۲) ویانا شہر میں مشرقی علوم کی اکیڈمی کا کتب خانہ۔

۹-سویڈن: (۱) اسالا یونیورسٹی (Asala University): کا کتب خانہ۔ (۲) اسٹاک ہولم کا شاہی کتب خانہ۔

۱۰-ڈنمارک: (۱) کوپن ہیگن (Copanhegun) کا کتب خانہ۔

۱۱-امریکہ: (۱) کانگریس لائبریری واشنگٹن (Washington) (۲) پبلک لائبریری، نیویارک (New york) (۳) برنستون یونیورسٹی کا کتب خانہ، جس میں بہترین عربی مخطوطات محفوظ ہیں۔ (۴) اس کے علاوہ دیگر یونیورسٹیوں اور علمی اداروں کے قیمتی کتب خانے امریکہ کے تقریبا ۸۰ کتب خانوں میں عربی مخطوطات موجود ہیں، ان کتب خانوں کی تھوڑی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

☆-نیویارک کے مکتبہ عامہ میں ۲۷۳ مخطوطات ہیں اسی شہر کے مورکان (Morcan) کے کتب خانے میں ۲۴ نفیس اسلامی مخطوطات ہیں۔ ☆-واشنگٹن کے کانگریس لائبریری کے ایک ہزار چھ سو چھیالیس ۱۶۴۶ عربی، فارسی، ترکی مخطوطات ہیں۔ نیلاوینا کے کتب خانے میں ۱۵۳ مخطوطات ہیں اور کلیفنڈ (Califand) کے کتب خانے میں ۱۲۷ مخطوطات پائے جاتے ہیں اس طرح بوسٹن (Boston) میں بھی چند مخطوطات موجود ہیں، دنقر کے کتب خانے بھی عربی مخطوطات ہیں برنستن کے کتب خانے ہیں دس ہزار عربی مخطوطات ہیں، فارسی اور ترکی نسخے اس کے علاوہ ہیں جس میں بہت سی نادر کتابیں ہیں، نیوہافن (New haphan) کے بابل یونیورسٹی میں ۲۸۷ عربی مخطوطات ہیں اور کولمبیا یونیورسٹی (Colombia University) کے کتب خانہ میں ۵۰۰ اسلامی مخطوطات ہیں اس میں تاریخ ابن عساکر کی دس بہت عمدہ جلدیں موجود ہیں، کیتھولک یونیورسٹی (Catholic Uni) واشنگٹن میں ۴۰ عربی مخطوطات موجود ہیں، مشیکان یونیورسٹی (Mashican Uni.) میں بھی بارہ سو نسخے موجود ہیں۔

دروبی کالج (Drubie College) میں ۱۷۵ قلمی نسخے ہیں، اسی طرح شیکاگو یونیورسٹی میں کئی عربی مخطوطات موجود ہیں اس کے علاوہ بالتیمور (Batimore) کیلفورنیا (California) براؤن کے کتب خانوں میں عربی مخطوطات پائے جاتے ہیں اور ان کے علاوہ اصحاب ذوق کے ذاتی کتب خانوں میں نیز مستشرقین کی لائبریریوں میں بعض اہم قلمی نسخے موجود ہیں۔

☆......☆......☆